السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث "من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة" (مسلم 3/1479) یعنی جو مرا اور اس کی گردن میں بیعت نہیں تو جاہلیت کی موت مرا کے کیا معنی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر باوجود ایمان کے کوئی بے بیعت مرجائے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہے، کیونکہ امام وقت کی بیعت نہ کرنا ایک قسم کی بغاوت ہے، اور امام پر بغاوت حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور اس میں جماعت اہل اسلام کی مفارقت بھی ہے تو ایسے آدمی کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی، کیونکہ اس پر امام کی اطاعت فرض تھی جب تک صریح کفر کا اظہار نہ کرے اور اس نے بلاوجہ شرعی اس کو ترک کر دیا۔ ہاں اگر امام موجود نہ ہو اور موانع کے سبب اس کا قائم کرنا نہ ہوسکے تو امید ہے کہ یہ شخص اس حدیث کا مصداق نہ ہوگا۔ اس لئے "خیالی حاشیہ شرح عقائد نسفی" میں کہا کہ گناہ تب ہوگا جب قدرت اور اختیار سے ترک کرلے اور اگر ناچاری سے ترک کرے تو کچھ ڈر نہیں۔ انتہی

اور شرح مقاصد وغیرہ میں بھی اسی طرح ہے اور ظاہر بھی یہی ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ امت پر امام کا قائم کرنا دلیل سمعی سے واجب ہے، اور اس مسئلہ پر اجماع ہے۔ اسی لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر امام کے قائم کرنے کو مقدم رکھا اور اس کو اہم المقاصد ٹھہرایا، لیکن آخر زمانہ میں امت سے ضعف اسلام کے سبب امام کا قائم کرنا چھوٹ گیا اور یہ پہلا رخنہ نہیں جو اسلام میں پڑا ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 355

محدث فتویٰ